عنوان	قسی القلب
لکھاری	ملیحہ شاہ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔ اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

قسی القلب

ملیحہ شاہ کے قلم سے

این ایچ این اور اوڈبلیو سی پبلیشرز

یہ میری پہلی کہانی ہے جو کہ ایک پتھر دل انسان پر بنی ہے کہ کیسے انسان زندگی کی مشکلات کو برداشت کرتے کرتے سخت دل بن جاتا ہے اور کیسے اللہ اسے اپنی محبتوں سے روشناس کرواتا ہے۔

***

رات کی تاریکی اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔ ہنزہ کی اس سنسان سڑک پر صرف دو وجود موجود تھے ایک کسی پر رحم نہ کھانے والا ڈیمن اور دوسرا اپنی موت کو بہت قریب سے دیکھنے والا۔ ڈیمن کے ہاتھ میں ایک کیمیکل تھا جسے وہ اس انسان پر گرا کے بہت خوشی محسوس کر رہا تھا۔ اس کی چیخیں ڈیمن کو خوشی دے رہئں تھیں اور پھر ڈیمن نے اس کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

"وہ انسان تھا یا جانور یا
شاید جانور سے بھی بدتر"

***

اس کی آنکھ اذان کی اواز سے کھلی وہ وضو کر کے نماز کے لیے کھڑی ہوئی دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی اس کی فرمائشیں شروع ہو گئیں۔

یااللہ مجھے جلدی سے بس ایک بار روس بھیج دیں یا پھر میرے شہزادے کو بھیج دیں یااللہ جی پلیز میری دعا سن لیں ناپکا پھر میں پکا ساری شرارتیں چھوڑ دوں گیں۔دعا سے فارغ ہونے کے بعد وہ بی جان کے کمرے میں داخل ہوئی اور ان کے گلے لگ گئی۔میری پیاری سی بی جان میرے لیے بھی دعا کیا کریں نہ۔ہاں میری جان تمہارے لیے ہی تو میری ہر دعا ہے۔اچھا بی جان اب میں یونیورسٹی کے لئے تیار ہونے لگی ہوں۔سرخ کلر کی فراک پہنے، تنگ پاجامہ اور گلے میں ڈوپٹہ، ہلکا سا میک اپ کا ٹچ دیتے وہ دنیا کی اپسرہ لگ رہی تھی کہ کوئی بھی فدا ہو سکتا ہے اس کی گرین آنکھیں وہ سچ میں قیامت لگ رہی تھی اور تیار ہونے کے بعد بھاگ کے گھر سے باہر نکل گئی پیچھے بی جان اوازیں دیتی رہ گئیں۔داریہ بیٹی ناشتہ تو کرتی جاؤ لیکن داریہ تب تک جا چکی تھی۔قراقرم انٹرنیشنل یونیورسٹی کے اگے گاڑی رکی اور وہ بھاگ کے یونیورسٹی میں داخل ہو گئی جہاں پہلے سے اس کی دوست عائشہ اس کا انتیظار کر رہی تھی۔کہاں تھی یار داریہ اتنی دیر لگا دی چلو اب جلدی اؤ کلاس شروع ہونے والی ہے اور تم تو کوئی خور لگ رہی ہو۔

**

ٹھک ٹھک!

وہ دروازہ ایسے بجا رہا تھا جیسے ابھی توڑ دے گا۔کون ہے بھائی آ رہی ہوں۔

دروازہ کھولتے ساتھ ہی وہ سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کے گھبرا گئ۔کیوں کیا ہوا منع کیا تھا نہ کہ داریہ کو باہر نہ بیجا کرو لیکن نہیں تم میری سنتی نہیں۔تم نے خود میرے غصے کو دعوت دی ہے بڑھیا۔جمشید نے بی جان کے بال پکڑے اور دھکا دیا وہ نیچے گر گییں۔

داریہ میری بیٹی ہے میں اس کو جہاں مرضی بیجوں تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے!

اے بڑھیا زبان سمبھال اپنی۔داریہ صرف میری ہے اتنا ہاٹ پیس میں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔اس کے منہ سے غلاظت ٹپک رہی تھی۔بکواس بند کرو اپنی جمشید۔کچھ تو خدا کا خوف کر وہ تمہاری بیٹی کی عمر کی ہے۔

جمشید:ہاہاہاہاہا!میں پھر آوں گا لیکن بات کرنے نہیں داریہ کو اپنا بنانے دھمکی مت سمجھنا اسے یوں کہہ کہ وہ چلا گیا۔

پیچھے بی جان کسی گہری سوچ میں ڈوب گئیں۔

***

ارے یلماز آؤ آؤ بیٹھو میرے پاس وہ اسے دیکھ کے بہت خوش ہوئے

کہاں مصروف ہوتے ہو بیٹا؟ہم بزرگوں کو بھی وقت دے دیا کرو۔

یلماز جب بھی آتا وہ اس کہ ایسے ہی کہتے تھے۔

یلماز ان کو نا نہیں کر سکتا تھا آخر وہ اس کا واحد اخری رشتہ، سہارا سب کچھ تھے۔

اغا جان اپ کو پتا تو ہے میں اپنے چھوٹے موٹے کاموں میں مصروف ہوتا ہوں۔

ہاں بیٹا جانتا ہوں تمہیں اور تمہارے کاموں کو اس لیے تو کہتا ہوں بس جلدی سے بھولے آؤ میری تیس سال کے ہو گئے ہو۔

صیح کہا اپ نے اغا جان میں بھی کہتا رہتا ہوں اس کو مگر یہ میری سنتا ہی نہیں ارباز نے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی بات میں اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔ان کی اسی خوشگپوں میں یلماز کا فون بجا۔ہیلو،اگے جو اس نے سنا اس کی غصے سے شکنیں ابھر گئیں

،اچھا ارباز تم اغا جان کے ساتھ بیٹھو میں بعد میں اتا ہوں۔

ارباز میں چاہتا ہوں تم یلماز کو سمجھاؤ میں نہیں چاہتا کہ وہ پھر سے ٹوٹ جائے پہلے وہ بہت مشکل سے سمبھل پایا ہے،دیکھو بیٹا زندگی کا کسی کو پتا نہیں ہوتا اج ہیں کل گزر جایں

یہ بات سن کے چلتے یلماز کے قدم ساکت ہوئے اور وہ بیس سال پیچھے چلا گیا۔

**

یلماز بیٹا ادھر آ د ماما کی ہلیپ کرواؤ۔ وہ اس کی سالگرہ کا کیک تیار کر رہیں تھیں۔ اس کی دسویں سالگرہ تھی۔ ماما میں پاپا کے ساتھ کھیل رہا ہوں بعد میں اتا ہوں۔ وہ چار لوگوں پر مشتمل ایک خوبصورت فیملی تھی نہ جانے پھر کس کی نظر لگ گئ۔

اغا جان اج میری سالگرہ ہے ناتواپ مجھے مارکیٹ لے کے جائیں۔ اچھا میری جان لے جاتا ہوں پہلے کیک تو کاٹ نہیں اغا جان جائیں۔ اچھا میری جان لے جاتا ہوں پہلے کیک تو کاٹ لو نہیں اغا جان مجھے ابھی جانا ہے، اوکے چلو آؤ ہم چلتے ہیں، ایسے ہی باتیں کرتے وہ دونوں گھر سے باہر چلے جاتے ہیں یہ جانے بغیر کہ ان کی خوشیاں بس کچھ لمحوں کی محتاج ہیں۔ ایان یہاں آؤ دیکھو یہ چلھا نہیں آن ہو رہا۔ اوکے ارہا ہوں۔ لاو مجھے دو ماچس ،ماچس جلاتے ہی ایک زوردار دھماکا ہوا

" میں کہانی تو نہیں ہوں کہ سدا رہ جاؤں
میں نے کردار نبھانا ہے اور چلے جانا ہے"

اس سے زیادہ وہ سوچ نہ سکا شاید ہی اس کو اس وقت دیکھ کے کوئی یہ نہ کہہ پاتا کہ وہ ایک زندہ لاش ہے۔

*

بی جان! بی جان کہاں ہیں آپ داریہ یونی سے آکر بی جان کو ہر کمرے میں ڈھونڈ رہی تھی ایک دم اس کی نظر کیچن سے نکلنے والے پاوں پر پڑی، بی جان کیا ہوا ہے آپ کو؟ بی جان کی آنکھ پانی کے قطرے منہ پر پڑنے سے کھلی۔ کیا ہوا تھا بی جان آپ کو۔ کچھ نہیں بیٹا بس بی پی لو ہو گیا تھا ادھر دیکھیں بی جان میری طرف جب آپ کو پتا ہے آپ مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتیں تو کیوں بولتیں ہیں مجھے بتائیں کیا ہوا ہے۔ بی جان کی آنکھ سے ایک آنسو خاموشی سے گر گیا۔ بی جان کہئیں وہ جمشید تو نہیں آیا تھا؟ بی جان خاموش رہیں۔ اللہ پوچھے گا بی جان اس گھٹیا انسان کو آپ پریشان مت ہوں ایک دم سے بی جان کی طبعیت خراب ہونے لگی۔ بی جان آپ ٹھیک تو ہیں چلیں اٹھیں ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔ داریہ بیٹی میری بات سنو! اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمہیں ایک بندہ لینے آے گا ان کے ساتھ چلی جانا بیٹا وہ تمہاری خفاظت کریں گیں۔ کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ بی جان کچھ نہیں ہو گا آپ کو میں پانی لاتی ہوں۔ داریہ بھاگ کے پانی لینے گی اُس کے آتے ہی بی جان اس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے جا چکیں تھیں ان کے ہاتھ پاؤں برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے ہو رہے تھے۔ بی جان داریہ چلائی! بی جان کیا ہوا ہے آپ کو پلیز اٹھیں اپ مجھے چھوڑ کے نہیں جا سکتیں آنسو ٹپ ٹپ اس کی آنکھوں سے گرنے لگے اور شاید ہی اب وہ کبھی زندگی

میں رک پاتے۔بی جان آپ ایسے کیسے مجھے چھوڑ کے چلیں گئیں مجھے بھی ساتھ لے جاتیں نابی جان وہ ہوش بھولے بس اپنی زندگی ختم ہوتی دیکھ رہی تھی۔ایسے بی جان کے پاس بیٹھے بیٹھے صبح ہو گئی دروازہ بہت زور سے بجے جا رہا تھا شاید مقابل کو اندر آنے کی بہت جلدی تھی۔داریہ رات سے ایک ہی حالت میں بیٹھی تھی اس کو ہوش تب ایا جب کسی نے اس کا نام لیا۔داریہ دروازہ کھولو۔وہ اٹھ کے دروازہ کھولنے گئی سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کے وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئی ذلیل انسان تمہاری وجہ سے میری بی جان مجھے چھوڑ کے چلی گئیں داریہ جمشید کا گریبان پکڑتے بولی۔ارے داریہ میری جان تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ہمارے ایک ہونے میں جو رکاوٹ تھی وہ اپنے آپ ہٹ گئی۔بکواس بند کرو اپنی گھٹیا انسان کچھ تو خدا کا خوف کیا ہوتا تمہاری بیٹی کی عمر کی ہوں میں۔باہر محلہ جمع ہو کے بس تماشہ دیکھ رہا تھا کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ اس لڑکی کی طرف سے بولے مگر وہاں کھڑے ایک شخص کو یہ سب بہت ناگوار لگ رہا تھا۔ارے داریہ میری جان نکاح کے بعد تم بھول جاؤ گی کہ میں تمہاری باپ کی عمر کا ہوں ایک بار میری باہوں میں آؤ تو سہی اس کے منہ سے ایسی غلاظت ٹپک رہی تھی کہ کوئی بھی اس کے منہ پر تھوکنے سے گریز نہ کرے داریہ نے زوردار تھپڑ جمشید کہ منہ پر مارا ایسے میں بھیڑ میں کھڑے ایک

شخص کی آنکھیں مسکرائیں۔ جمشید نے داریہ کو دھکا دیا جس کی وجہ سے وہ دیوار سے ٹکرائی آنکھیں بند ہونے سے پہلے اس نے ایک شخص کو اپنی طرف بھاگتے دیکھا اور پھر وہ اپنا ہوش کھو بیٹھی اور بے ہوش ہو گئی۔

کیا؟ یلماز ہنزہ گیا ہے وہ بھی مجھے بتائے بغیر آغا جان کو یلماز پر غصہ آ رہا تھا کیونکہ اس کا فون بھی آف جا رہا تھا۔ اغا جان آپ کو تو پتا ہے وہ اپنی مرضی ہی کرتا ہے ار باز ان کا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آپ پریشان مت ہوں آج آ جائے گا وہ۔ اچھا آپ بتا رہے تھے کہ آپ کی کسی جاننے والی کی ڈیتھ ہو گئی ہے میرے خیال سے وہ بھی تو ہنزہ ہی رہتی تھیں نا۔ کیا نام بتایا تھا آپ نے انکا؟ ار باز یاد کرتے ہوئے بولا۔ آغا جان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ ار باز انہیں دیکھ کے پریشان ہو گیا۔ اغا جان بتائیں کیا بات ہے؟ پھر آغا جان نے ار باز کو کچھ بتانا شروع کیا جس کو سننے کے بعد ار باز بھی پریشان ہو گیا۔ اچھا اغا جان آپ پریشان مت ہوں مجھے اس لڑکی کی تصویر دیں اور اس کا نام بتایئں میں لے آؤں گا اس کو۔ داریہ ہاشم۔ داریہ نام ہے اسکا جاؤ پلیز اس کو لے آؤ وہ ابھی بچی ہے میں نہیں چاہتا اس کو کوئی دکھ ہو ہمارے کیئے گئے گناہ کی سزا اس کو ملے وہ رونے لگے اغا جان نے اس کو اپنے گلے لگایا وہ بہت معصوم ہے آر باز اس کو لے آؤ میں اس کی یلماز سے شادی کروا دوں گا۔

***

مجھے چھوڑ دو خدا کا واسطہ ہے مجھے جانے دو میں مرنا نہیں چاہتا پلیز وہ اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا یہ جانے بغیر کے سامنے والے کے سینے میں تو دل ہی نہیں تھوڑا اور تڑپو تمہیں ایسے نہیں ماروں گا۔ تمہاری یہ سسکیاں مجھے سکون دے رہی ہیں۔ ڈیمن نے ایک چاقو لے کے جمشید کے ہاتھ میں گھاڑ دیا۔ اس کی چیخ و پکار سے در و دیوار ہل گ ئے مگر ڈیمن اب اپنا تیزاب تیار کر رہا جمشید کی جان جا رہی تھی۔ پلیز مجھے جانے دو تم ہو کون؟ ڈیمن مسکرایا۔ میں ان لڑکیوں کا محافظ ہوں جنہیں تم جیسے بیڑھیے سے بچنا نہیں آتا۔ ترس کھاؤ مجھ پر پلیز مجھے جانے دو۔ کیا تم نے کل اس لڑکی پر ترس کھایا تھا؟ بولو۔ ڈیمن کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا۔ جمشید اس کو دیکھ کے ہی کانپ رہا تھا۔ ڈیمن نے اس پر تیزاب ڈالنا شروع کیا جمشید کی چیخیں پورے کمرے میں گونج رہیں تھیں۔ آہستہ آہستہ وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ڈیمن نے ایک حقیر نظر اس پہ ڈالی اور وہاں سے چلا گیا۔

**

یہ میں کہاں ہوں؟ وہ اس پاس کی جگہ دیکھتے ہوئے بولی۔ وہ ایک نہایت شاندار کمرہ تھا جیسے کوئی محل ہو باہر کے منظر کچھ یوں جھیل بہہ رہئ تھی اور برف باری ہو رہی تھی ایسے جیسے وہ کسی جنت میں ہو اس وقت تو داریہ کو یہ لگا کہ وہ جنت میں ہے۔

مجھے یہاں کون لایا وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ دروازے پر دستک ہوئ۔ یہ لو کھانا کھاؤ ڈیمن کمرے میں داخل ہوا لیکن وہ اپنے آپ کو کور کئے ہوئے تھا اس طرح کے داریہ کو صرف اس کی نگاہیں نظر آرہیں تھیں۔ کون ہو تم؟ مجھے کہاں لائے ہو؟ یہ کون سی جگہ ہے؟ اور میری بی جان! ایک دم سے وہ رونے لگی۔ بی جان مجھے کیوں چھوڑ کہ چلیں گئیں۔ وہ سفید فراک پہنے اور تنگ پاجامہ پہنے بہت خوبصورت لگ رہئ تھی ڈوپٹہ گلے سے غائب تھا جو کہ شاید ڈیمن کو انجانے میں بھی بہکا رہئ تھی۔ ڈیمن نے ایک نظر اس پہ ڈالی اور چلا گیا۔ داریہ روتی رہئ۔ ایک گھنٹہ اسے یوں ہی بیٹھے بیٹھے گزر گیا۔ جب دوبارہ دستک ہوئ۔ اب کی بار ڈیمن کے ہاتھ میں ڈوپٹہ تھا جو اس نے داریہ کی طرف پھینکا۔ یہ لو ڈوپٹہ یہاں تم محفوظ ہو پریشان مت ہو جلد ہی تمہارے رہنے کی جگہ کا بندوبست ہو جائے گا تو میں تمہیں چھوڑ آؤں گا تب تک تمہیں یہیں رہنا ہو گا۔ اور ایک ضروری بات تمہیں بتا دوں تم اس وقت روس میں ہو۔ یہ کہہ کے ڈیمن چلا گیا اور داریہ کی آنکھیں

بھیگ گئیں۔اس نے اس چیز کی بہت دعا کی تھی مگر وہ اس طرح سے پوری ہو گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔جب رو رو کے وہ تھک گئی تو خاموشی سے کھانا کھایا اور باہر کھڑکی سے پار دیکھنے لگی شاید اس کی زندگی اب ایسے ہی گزرنے والی تھی، لیکن قسمت کا کسے پتا ہو سکتا ہے۔اسے یہاں آئے ہوئے مہینہ ہو گیا تھا،ایسے ہی ڈیمن روز آتا کھانا دیتا اسے اور چلا جاتا۔

***

ہیلو! میں بی جان بول رہی ہوں پلیز میری بیٹی کو آپ بچالو۔آپ کے بہت احسان ہیں ہم پر ذولفقار صاحب میرے بیٹی داریہ میصیبت میں ہے وہ جمشید اس کے پیچھے پڑا ہے۔بی جان نے آغا جان کو فون کر کے ان سے مدد مانگی تھی۔جب اغا جان نے ارباز کو سب بتایا اور ارباز وہاں گیا داریہ کو لینے لیکن وہ اسے کہیں نہ ملی اسے یہی بتایا گیا کہ وہ کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ارباز واپس روس اگیا اور اغا جان کو سب بتایا لیکن اغا جان کو سکون نہیں ملا وہ جانتے تھے کہ داریہ کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے اور ہر وقت وہ بی جان کی مدد کی آواز سنتے رہتے،ان کی حالت بہت بگڑتی جا رہی تھی۔ کیا ہوا ہے اغا جان کو؟ یلماز نے کمرے میں آتے ہی پوچھا ارباز بھی کافی پریشان تھا وہ اب زیادہ اغا جان کے پاس ہی رہتا

تھا۔ان کا بی پی لو رہتا ہے کوئی پریشانی ہے جو انہیں کھای جارہی ہے ارباز نے بتایا۔کیا پریشانی ہے انکو؟یلماز نے پوچھا،بیٹا تم داریہ سے شادی کرلو پلیز یہ لفظ سن کے یلماز کو خیرت کا جھٹکا لگا کیا مطلب ہے اغاجان آپکا اور کون داریہ۔بیٹا جب تم چھوٹے تھے تو ہمارے گھر ایک عورت کام کرتی تھی اس کا نام زرمینہ تھا اس کے ساتھ ایک اس کی نواسی تھی اس کا نام ہے داریہ یلماز کو بہت کوفت ہوئی یہ سب سن کے اور آنکھوں کے سامنے ایک لڑکی کا چہرہ آیا۔بیٹا میری بات سنو تمہارے باپ نے اس پہ چوری کا الزام لگا کے گھر سے نکال دیا تھا۔اس کا کوئی سہارا نہ تھا تو میں نے اس کو ایک گھر لے کے دیا ہنزہ میں وہ وہیں رہتی تھی اب اس کی بیٹی بڑی ہو گئی ہے لیکن اس عورت کی ڈیتھ ہو چکی ہے اس نے مجھے کال کی اس کی بیٹی کو میں بچالوں کوئی اس کے پیچھے پڑا ہے میں زیادہ تفصیل نہیں پوچھ پایا ارباز کو میں نے بیجا تھا اس لڑکی کو لانے کے لیے لیکن محلہ والوں نے بتایا وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے یلماز کا دل خراب ہو رہا تھا آغاجان کی باتیں سن کے لیکن وہ ان کو ناں بھی نہیں کر سکتا دیکھیں اغاجان وہ لڑکی بھاگ گئی ہے نہ مرضی سے ہی بھاگی ہو گی تو جانے دیں خوش ہو گی وہ اور میں ایسے کسی کے ساتھ شادی کر سکتا ہوں نہیں بیٹا وہ نہیں بھاگی اس کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے تم اسے ڈھونڈواچھا آپ فکر نہ کریں میں کرتا ہوں کچھ۔یلماز ادھر

سے اٹھ کے باہر نکلا ارباز بھی ساتھ ہی تھا ویسے بھائی وہ لڑکی ہے بہت ہی خوبصورت یلماز نے غصے سے ارباز کی طرف دیکھا لیکن ارباز کو کوئی اثر نہ ہوا بھائی اس کی تصویر ہے میرے پاس دیکھ تو لیں۔چپ کر جاؤ ارباز میرے ہاتھوں تم نے ضائع ہو جانا ہے جو بھی ہے بھائی آپ اور وہ پرفیکٹ کپل ہیں اور یہ شادی تو ضرور ہو گی یلماز جا چکا تھا سن لیتا تو ابھی ارباز سلامت نہ ہوتا۔

**

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی، بلیو کلر کی فراک پہنے گلے میں ڈوپٹہ لیے وہ سادگی میں بھی قیامت لگ رہی تھی۔ڈیمن اندر داخل ہوا کھانا رکھ کے جانے لگا تو داریہ نے اسے روکا۔ سنیں آپ کا نام کیا ہے؟ ڈیمن ایک لفظی جواب آیا۔کیا آپ مجھے باہر لے کے جا سکتے ہیں ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا میں اس کمرے میں بند ہوں وہ رونے لگی۔ناچاہتے ہوئے بھی ڈیمن نرم پڑا۔اوکے تیار ہو جاؤ ہم باہر چلتے ہیں۔داریہ کی خوشی ایسی تھی جیسے کسی بچے کو چاکلیٹ دے تو وہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ڈیمن کے چہرے پہ مسکراہٹ ائی جسے وہ بڑی مہارت سے چھپا گیا۔اب منظر کچھ یوں تھا کی وہ دونوں واک کر رہے تھے ڈیمن کی رفتار بہت تیز تھی جس کی وجہ سے داریہ کو بھاگ کے

اس کے برابر ہوناپڑتا۔داریہ کو آئسکریم نظر آئی اس کی نظر سامنے سے ہٹی ہی کہ پتھر سے اس کو ٹھوکر لگی اور وہ گر گئی۔ڈیمن جو آگے چل رہا تھا بھاگ کے اس کے پاس دھیان کدھر ہے تمہارا لڑکی۔اب لگ گئی نہ بیٹھو ادھر میں دیکھتا ہوں ڈیمن نے اسے ساتھ لگے بینچ پر بیٹھایا۔اور اس کا پاؤں پکڑ کر دیکھنے لگا رکو میں دوائی لے کر آتا ہوں نہیں نہیں میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں وہ مجھے آئسکریم کھانی ہے۔اوکے تم بیٹھو میں لے آتا ہوں۔ڈیمن ایک ائسکریم لے کے ایا اور اسے پکڑا دی۔آپ اپنے لیے نہیں لائے؟ میں میٹھا نہیں کھاتا تبھی تو اتنے کھڑوس ہیں کیا کہا نہیں کچھ نہیں۔وہ ائسکریم کھانے لگی اور ڈیمن ساتھ بیٹھ گیا آپ نے اپنا چہرہ کیوں چھپایا ہوا ہے؟ بہت بولتی ہو تم،اب ہم آپ جیسے کھڑوس نہیں ہیں نہ اور اللہ نے زبان بولنے کے لئے ہی دی ہے۔ادھا گھنٹہ بولنے کے بعد جب داریہ تھک گئی تو ڈیمن کے کندھے سے سر لگا لیا ڈیمن چونک کے پیچھے ہوا تو دیکھا وہ سو چکی ہے ڈیمن سحر زدہ ہوتا جا رہا تھا۔ماتھے پہ آئے بال ڈیمن نے بہت پیار سے ہٹائے ڈیمن کو لگا وہ اپنا ہوش کھوتا جا رہا ہے۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ گیا داریہ کا سر بینچ پر لگا جس کی وجہ سے وہ بھی اٹھ گئی تمہارے سونے کے لئے نہیں میں تمہیں باہر لایا اٹھو اب گھر بھی جانا ہے۔داریہ منہ بناتی اٹھ گئی داریہ اس کے ساتھ محفوظ محسوس کرتی تھی اپنے

پن کا احساس ہوتا تھا داریہ کو پتا ہی نہیں چلا کب وہ اسے اچھا لگنے لگ گیا, اب یہی اس کی زندگی تھی وہ نہیں جانتی تھی اس کا نام ڈیمن کیوں ہے لیکن اب وہ اس کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی واپسی پر سارے راستے داریہ خاموش رہی ڈیمن نے بھی نوٹ کیا لیکن پوچھنا ضروری نہیں سمجھا۔ گھر آتے ساتھ ہی وہ اپنے کمرے میں گھس گئی اور ڈیمن کو سوچتی رہی وہ اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی بس اس کے ساتھ اپنا پن محسوس ہوتا تھا ساری رات وہ یہی سوچتی رہی کہ ڈیمن کو اپنی محبت کا کیسے بتائے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے خبر نہ ہوئی صبح انکھ کھلتے ہی وہ واشروم گھس گئی سرخ کلر کی پاؤں تک آتی قمیض پہنے وہ دنیا کی حور لگ رہی تھی پھر کمرے سے باہر نکل گئی باہر صوفے پر ڈیمن ابھی تک سو رہا تھا اور منہ پر بلینکٹ لئے داریہ کے ذہن میں شرارت سوجی وہ اس رہنما کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی جو کہ ایسے ہی ممکن تھا۔ اب سے داریہ کی زندگی ایک نیا رخ لینے والی تھی جس سے وہ انجان تھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے صوفے کے پاس گئی جہاں ڈیمن بے خبر لیٹا تھا۔ داریہ نے آرام سے اس کا بلینکٹ اتارنے کی کوشش کی۔ ڈیمن نے منہ دوسری طرف کر لیا۔ اف اللہ جی ایک بار بس اس کا چہرہ دیکھا دو وہ دل ہی دل میں دعا کرتے تھوڑا اور اگے ہوئی ڈیمن ایک دم سے سائیڈ چینج کی جس کی وجہ سے داریہ بیلنس نہ رکھ پائی اور

ڈیمن کے اوپر گر گئ۔ڈیمن کی آنکھ کھلی تو داریہ کو اپنے اوپر دیکھ کے مسکرا گیا۔داریہ بس اس کا چہرہ دیکھے گئ اُف تنا ڈیشنگ بندہ تو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔داریہ اپنی آنکھیں ہٹا نہیں پارہی تھی ہیلو لڑکی یہ کیا بدتمیزی ہے میرا فائدہ اٹھارہی ہو نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے ہم تو آپ کو ناشتے کے لئے بلانے آئے تھے غلطی سے گر گئے دیکھو تم نے میرا چہرہ دیکھ لیا جس کام کے لئے تم میرے پاس آئی تھی سب جانتا ہوں میں اب جاؤ ادھر سے مجھے بھوک نہیں کیوں آپ کو بھوک کیوں نہیں ہے داریہ کی ہارٹ بیٹ تیزی سے دھڑک رہی تھی۔ڈیمن کے اتنے پاس کھڑے ہونا اسے مشکل میں ڈال رہا میں دوسرے طریقے سے بتاؤں پھر تمہیں کے مجھے کس چیز کی بھوک ہے،ڈیمن کا لہجہ ہی ایسا تھا کہ داریہ خوف سے شرما گئ اور وہاں سے جانے میں ہی بہتری سمجھی۔ناشتہ تیار کرنے کے بعد وہ پھر سے ڈیمن کو بلانے چلی گئ ڈیمن واشروم سے بغیر شرٹ کے جب نکلا داریہ نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا اف آپ کو شرم کرنی چاہئے کی جوان لڑکی گھر میں ہے آپ کے تو اس جوان لڑکی کو تب شرم نہیں ائی جب وہ میرے اوپر اگئ تھی۔اللہ اللہ کتنی گندی باتیں کرتے ہیں آپ اس کا ابھی صرف بولنا ہی داریہ کے گال سرخ کر گیا تھا۔ڈیمن اس کو چھیڑ کے محفوظ ہوا اسے داریہ کو تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا۔میں بس یہ کہنے ائی تھی کہ ناشتہ

تیار ہے اکر کر لیں۔اوکے تم چلو میں ارہا ہوں۔جی اچھا داریہ آرام سے وہاں سے چلی گئ

ناشتہ کے بعد وہ دونوں فارغ ہوئے تو ڈیمن کہیں جانے کی تیاری کرنے لگا آپ کہاں جارہے ہیں مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔آوں گا تو کر لینا ابھی میں جارہا ہوں ڈیمن گھر سے کچھ سوچتے ہوئے نکل گیا اسے آج ایک کام کو اس کی منزل تک پہنچانا تھا۔لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

لگ گئ اُسے خبر نہ ہوئ صبح انکھ کھلتے ہی وہ واشروم گھس گئ سرخ کلر کی پاؤں تک آتی قمیض پہنے وہ دنیا کی حور لگ رہی تھی پھر کمرے سے باہر نکل گئ باہر صوفے پر ڈیمن ابھی تک سو رہا تھا اور منہ پر بلینکٹ لئے داریہ کے ذہن میں شرارت سوجی وہ اس رہنما کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی جو کہ ایسے ہی ممکن تھا۔اب سے داریہ کی زندگی ایک نیا رخ لینے والی تھی جس سے وہ انجان تھی وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے صوفے کے پاس گئ جہاں ڈیمن بے خبر لیٹا تھا۔داریہ نے آرام سے اس کا بلینکٹ اتارنے کی کوشش کی۔ڈیمن نے منہ دوسری طرف کر لیا۔اف اللہ جی ایک بار بس اس کا چہرہ دیکھا دو وہ دل ہی دل میں دعا کرتے تھوڑا اور اگے ہوئ ڈیمن ایک دم سے سائیڈ چینج کی جس کی وجہ سے داریہ بلینس نہ رکھ پائ اور ڈیمن کے اوپر گر گئ۔ڈیمن کی آنکھ کھلی تو داریہ کو اپنے اوپر دیکھ کے مسکرا

گیا۔ داریہ بس اس کا چہرہ دیکھے گئی اف تنا ڈیشنگ بندہ تو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ داریہ اپنی آنکھیں ہٹا نہیں پارہی تھی ہیلو لڑکی یہ کیا بدتمیزی ہے میرا فائدہ اٹھا رہی ہو نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے ہم تو آپ کو ناشتے کے لئے بلانے آئے تھے غلطی سے گر گئے دیکھو تم نے میرا چہرہ دیکھ لیا جس کام کے لئے تم میرے پاس آئی تھی سب جانتا ہوں میں اب جاؤ ادھر سے مجھے بھوک نہیں کیوں آپ کو بھوک کیوں نہیں ہے داریہ کی ہارٹ بیٹ تیزی سے دھڑک رہی تھی۔ ڈیمن کے اتنے پاس کھڑے ہونا اسے مشکل میں ڈال رہا میں دوسرے طریقے سے بتاؤں پھر تمھیں کے مجھے کس چیز کی بھوک ہے، ڈیمن کا لہجہ ہی ایسا تھا کہ داریہ خوف سے شرما گئی اور وہاں سے جانے میں ہی بہتری سمجھی۔ ناشتہ تیار کرنے کے بعد وہ پھر سے ڈیمن کو بلانے چلی گئی ڈیمن واشروم سے بغیر شرٹ کے جب نکلا داریہ نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھ لیا اف آپ کو شرم کرنی چاہئے کی جوان لڑکی گھر میں ہے آپ کے تو اس جوان لڑکی کو تب شرم نہیں ائی جب وہ میرے اوپرا گئی تھی۔ اللہ اللہ کتنی گندی باتیں کرتے ہیں آپ اس کا ابھی صرف بولنا ہی داریہ کے گال سرخ کر گیا تھا۔

ڈیمن اس کو چھیڑ کے محفوظ ہوا اسے داریہ کو تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا۔ میں بس یہ کہنے ائی تھی کہ ناشتہ تیار ہے اکر کرلیں۔ اوکے تم چلو میں ارہا ہوں۔ جی اچھا داریہ آرام سے

وہاں سے چلی گئی ناشتہ کے بعد وہ دونوں فارغ ہوئے تو ڈیمن کہیں جانے کی تیاری کرنے لگا آپ کہاں جارہے ہیں مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔ آؤں گا تو کر لینا ابھی میں جارہا ہوں ڈیمن گھر سے کچھ سوچتے ہوئے نکل گیا اسے آج ایک کام کو اس کی منزل تک پہنچانا تھا۔ لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

**

کیا سین ہے؟ ڈیمن نے ارباز سے پوچھا کچھ نہیں بھائی بس یہ لڑکا ایک لڑکی کو بلیک میل کررہا ہے کئی سالوں سے اور ہر لڑکی کو پہلے اپنے جال میں پھنساتا ہے پھر بلیک میل کر کے ان سے پیسے لیتا ہے۔ ہممم ڈیمن کی نظر اس بندھے ہوئے لڑکے پر پڑی۔ پھر وہ اپنا چاقو نکالنے لگا۔ وہ لڑکا چلانے لگا مجھے معاف کردو آئندہ کچھ غلط نہیں کروں گا پلیز مجھے بخش دو۔ کیا تم بلیک میل کرتے ہوئے کسی کو بخشتے ہو؟ جو میں تمہیں جانے دوں پلیز مجھے مت مارنا۔ ڈیمن چاقو اس کی آنکھ کے پاس چلانے لگا ارباز بھی یہ منظر دیکھ کہ ڈر رہا تھا۔ ڈیمن نے چاقو سے اس کی ایک آنکھ نکال دی۔ خون کے فوارے ڈیمن کے کپڑوں پر گرنے لگے۔ ارباز آنکھوں پہ ہاتھ رکھ چکا تھا یہ سب دیکھنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ اب ڈیمن اس پر تیزاب گرانے لگا جب وہ پوری طرح جھلس گیا تو ڈیمن باہر نکل گیا اور ساتھ

ہی ارباز بھی۔ارباز چلتے چلتے ڈیمن نے ارباز کو پکارا اتنے پیار سے تو وہ تب ہی ارباز کو بلاتا تھا جب کسی مشکل میں ہو اور سمجھ نہ آرہی ہو۔جی بھائی بولیں۔یار ایک مسئلہ ہے۔کیسا مسئلہ ارباز سنجیدہ ہوا وہ میرے فلیٹ میں ایک لڑکی ہے کیاااااارباز کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا آپ کے فلیٹ میں لڑکی کہاں سے آئی بھائی۔ارے بدھو فلیٹ میرا ہے تو لڑکی بھی تو میں ہی لایا ہوں گا نہ۔کہاں سے آئی ہے ارباز کو تجسس ہو رہا تھا کہ بس نہ چلے تو خود جا کے دیکھ ائے لڑکی کو۔یار وہ نہ میں دو مہینے پہلے جب ہنزہ گیا تھا نہ وہاں سے لایا ہوں کیا مطلب بھائی آپ وہاں لڑکی لینے گ ئے تھے اتنا سٹینڈرڈ لو ہو گیا ہے آپ کا۔ارباز مایوس ہوا۔ارے گدھے کی اولاد سن تو لے پہلے پوری بات،ایسے یلماز نے ساری بات ارباز کو بتادی۔تو اب بھائی آپ کیا چاہتے میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا یلماز پریشان تھا۔بھائی میرے پاس ایک مشورہ ہے آپ کہو تو دے دیتا ہوں آپ کو۔بتاؤ۔بھائی آپ اس آغا جان والی لڑکی کو رہنے دیں کہہ دینا کہ وہ سچ میں بھاگ گئی ہے اور فلیٹ والی لڑکی کو گھر لے ائیں اس طرح اغا جان آپ دونوں کی شادی کروادیں گیں مطلب میں اغا جان کو دھوکہ دے دوں؟تو پھر بھائی آپ دنوں سے شادی کر لیں۔یلماز بدمزہ ہوا۔اس دل پر حکومت تو ایک ہی شخص کرے گا اور وہ وہی ہو گی جسے میں پسند کروں گا۔اچھا سہی ہے

اب میں چلتا ہوں یلماز جانے لگا بھائی ویسے بھابھی تو دکھادیں مجھے ارباز نے منت کی۔ ابھی مجھے اس کے دل کا حال جان لینے دو پھر دکھادوں گا۔

"دن رات میری سوچوں پہ مسلسل ہے تیرا عکس

تیرا ہلکا سا تصور میرے چہرے کو کھلا دیتا ہے"

**

کیا وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں اگر انہوں نے مجھے ریجیکٹ کر دیا تو ہیں تو کھڑوس سے ہی نام بھی عجیب ہے ڈیمن بھلا یہ کیسا نام ہوا۔ اللہ جی پلیز ڈیمن کو بھی مجھ سے محبت ہو جائے۔ بی جان مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے پلیز میرے پاس آجائیں بی جان وہ رونے لگی اسے پتا ہی نہ چلا کب ڈیمن اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔ کیا اب ایسے ہی روتی رہو گی؟ اس کی آواز پہ وہ چونکی آپ آپ کب آئے؟ تبھی جب تم اپنے رونے میں مصروف تھی۔ ڈیمن نے اس کی انکھوں میں دیکھا اور ڈیمن کو لگا وہ ان انکھوں سے کبھی پیچھا نہیں چھڑا پائے گا۔ تمہاری آنکھیں، جی کیا ہوا میری آنکھوں کو؟ دار یہ پیچھے ہوئی ڈیمن اس کے پاس گیا یہ رونے کے بعد اور حسین لگتیں ہیں ایسے جیسے کوئی جھیل ہو ان پر کوئی بھی فدا ہو سکتا ہے۔ دار یہ ڈیمن کا یہ روپ پہلی بار دیکھ رہی تھی اور گھبرا بھی رہی تھی ڈیمن

داریہ کے پاس گیا اتنا پاس کے داریہ کو اس کی انکھوں میں اپنا عکس نظر آنے لگا۔ میں اب تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا کوشش کروں تو بھی نہیں زبردستی کروں تو بھی نہیں اس دل میں صرف تم ہو میں نہیں جانتا یہ محبت ہے یہ کچھ اور جو ہے بس یہی ہے داریہ کو لگا وہ کبھی اس شخص کو نہیں چھوڑ پائے گی۔ میرے دل میں صرف تم ہو تمہارے بغیر یہ دیران کھنڈر کی طرح ہے محبت میں ضد نہیں ہوتی محبت تو ہتھیار ڈال دینے کا نام ہے میں تمہارے اگے خود کو بے بس محسوس کرتا ہوں میں نہیں جانتا تم کون ہو تمہارا نام کیا ہے تمہارا ماضی کیا ہے لیکن پھر بھی اس دل کو تمہارے ساتھ رہنے کی خواہش ہے۔ داریہ نے ایسا اظہار تو بس فلموں میں دیکھا تھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ زندگی اس قدر اس پہ مہربان ہو گی۔ میں تمہارے جواب کا منتظر ہوں۔ بتاؤ تمہارا کیا فیصلہ ہے، مجھے آپ کا یہ اظہار بہت پسند آیا داریہ ایک قدم اگے بڑھی اور ڈیمن کے گلے لگ گی ڈیمن اپنی جگہ سے ہل نہ سکا پھر آہستہ سے ڈیمن نے داریہ کی کمر پہ بازو رکھے اور خود میں بھینچ لیا۔ محبت ان دونوں پہ مہربان رہی۔

"تجھ سے وہ اخری عشق ہے
جو پہلی بار ہوا ہے مجھے"

**

ملی ہے دار یہ ؟اغا جان نے یلماز کو اندر آتے دیکھ کے پوچھا نہیں اغا جان ابھی نہیں ملی۔ پتا نہیں کس حال میں ہو گی وہ تم نے اس کی تصویر دیکھی ہے بیٹا اغا جان یلماز سے پوچھ رہے تھے نہیں اغا جان میں نے اسے کہا بھی ہے دیکھ لو ایک بار یہ مانا ہی نہیں ار باز نے بتانا ضروری سمجھا جس پر یلماز نے اسے ایک گوری سے نوازا۔ جاؤ لے کے اؤ تصویر اس لڑکی کی ار باز اغا جان بولے۔ اوکے ابھی لے کے آتا ہوں۔ یہ لیں اغا جان اس کی تصویر ہاں جی یہ لو بیٹا یہ تصویر دیکھو ایک بار میں چاہتا ہوں تم اس سے شادی کر لو آغا جان میں ایسے کیسے کسی سے بھی شادی کر لوں تصویر تو دیکھو یلماز نے اغا جان کے ہاتھ سے تصویر لے لی ار باز یلماز کی حالت دیکھ کے خوش ہو رہا تھا۔ یلماز نے تصویر اپنی آنکھوں کے سامنے کی اور پھر وہ تصویر ہٹا نہ سکا یہ لڑکی دار یہ ہے ؟ وہ چونکا ہاں بیٹا یہئ دار یہ ہے۔ یلماز خوشی اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں تھا۔ آغا جان آپ کو یقین ہے کیا یہی وہ لڑکی ہے ہاں بیٹا یہئ ہے کیوں کیا ہوا ار باز بھی خیران تھا کے کیا ہوا۔ اوکے اغا جان میں شادی کرنے کے لیے تیار ہوں کیا!!!!! ار باز کو شاک لگا لیکن بھائ آپ تو کسی اور کو ار باز کی بات منہ میں ہی رہ گئ چپ کر و یلماز نے اس کو چپ کر وا دیا یہ وہئ لڑکی ہے جو میرے فلیٹ میں ہے۔

**

درا یہ اس وقت کھانا بنانے میں مصروف تھی جب دار وزے پر دستک ہوئ جی کون ؟ کھولو

میں ہوں ڈیمن دار یہ نے دروازہ کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کے دل کو خوشی

محسوس ہوئ من پسند شخص کو دیکھنا کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا۔ کیا کر رہی تھی ڈیمن نے

اندر آتے پوچھا کھانا بنا رہی ہوں۔ اچھا جی مطلب فل گھر والی بننے کو تیار ہو تم ڈیمن کے

ایسے چھڑنے پہ دار یہ شرما گئ۔ میرے پاس آؤ ڈیمن نے دار یہ کو پاس بلایا۔ یہاں میرے

پاس بیٹھو دار یہ ڈیمن کے ساتھ بیٹھ گئ اورنج کلر کا کام والا کرتا پہنے ساتھ پلازو اور گلے میں

ڈوپٹہ لیۓ وہ بہت معصوم سی گڑیا لگ رہی تھی دودھیا رنگ گرین آنکھیں وہ کسی بھی مرد

کو پاگل کر سکتی تھی ڈیمن کو تو یہی لگتا تھا وہ جب جب اسے دیکھتا اس میں کھو جانے کو من

کرتا۔ آج میں تمہیں کسی سے ملوانا چاہتا ہوں دار یہ ڈیمن نے پہلی بار اس کا نام لیا۔ کس

سے اور آپ کو ہمارا نام کیسے پتا چلا ہم نے تو نہیں بتایا۔ بس جب دل میں تم آ گئ ہو تو نام بھی

خود ہی پتا چل گیا دار یہ مسکرائ آپ کے یہ ڈمپل بہت پیارے ہیں اچھا جی اور کیا کیا پیارا

ہے ڈیمن نے پوچھا۔ وہ ایسے ساتھ بیٹھے ایک دوسرے کی مکمل دنیا لگ رہے تھے اور آپ

سارے ہی پیارے ہیں لیکن ہم نے آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔جی کیاڈیمن پوری طرح سے دار یہ کی جانب متوجہ ہوا۔جب جب داریہ ڈیمن کو بلاتی تھی تب تب ڈیمن کسی دوسرے شخص کے لئے دستیاب نہیں رہتا تھا یہی کہ آپ کا نام ڈیمن کیوں ہے ؟یہ کیسانام ہوا بھلا آپ شیطان تو نہیں لگتے آپ کا نام تو شہزادہ ہونا چاہئے۔یہ کہہ کہ وہ خود ہی شرما گی۔میرا نام سید یلماز شاہ ہے ڈیمن تو میں بس کچھ لوگوں کے لئے ہوں اپنی داریہ کے لئے تو یلماز ہوں تم چاہو تو مجھے کسی بھی نام سے بلا سکتی ہو۔اچھا داریہ نے ہاں میں سر ہلا دیا اوکے جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے داریہ تیار ہونے چلی گی اور سنو میں تمارے لیے کپڑے لایا ہوں وہی پہنناا وکے داریہ کمرے میں گی تو سامنے ایک بلیک کلر کی ساڑھی رکھی تھی جس پہ کام ہوا تھا داریہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا واؤ لیکن پھر کچھ سوچ کہ اس کا منہ بن گیا مجھے تو ساڑھی پہننی ہی نہیں آتی داریہ ساڑھی لے کے واشروم میں گھس گی جب ادھا گھنٹہ بعد بھی وہ باہر نہیں ائی تو یلماز نے دروازہ بجایا داریہ اندر سو گی ہو کیا جلدی باہر اؤ بس آرہی ہوں اب وہ کیسے بتاتی کہ اسے تو ساڑھی پہننی ہی نہیں اتی تھک ہار کے وہ ساڑھی کو سنبھاتے باہر ائی یلماز اسی کی کمرے میں بیٹھا تھا اتنی دیر یلماز کے الفاظ منہ میں ہی رہ گۓ اور آنکھیں پلک جھپکنا بھول گئیں کیا کوئی اتنا بھی حسین ہو سکتا

ہے یلماز نے دل میں سوچا پھر خود پہ قابو پایا جو کہ مشکل لگ رہا تھا اتنی دیر کیوں لگائی وہ

ہمیں ساڑھی پہننی نہیں آتی کبھی پہنی نہیں ہے نہ وہ شرمندہ ہوئی ارے تو کیا ہوا میں

ہوں نا یلماز داریہ کے قریب گیا اتنا قریب کہ وہ داریہ کے دل کی دھڑکن بھی سن رہا تھا

داریہ سے یلماز کو اتنا پاس دیکھ کے کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا رہنے دیں میں کر لیتی ہوں

چپ کر کے کھڑی رہو یہاں میں کر رہا ہوں نا یلماز نے داریہ کی ساڑھی باندھنا شروع کی

اور پھر اس کی کمر پہ اپنے بازو حائل کر کے اسے خود کے قریب کیا ہر بار داریہ مجھے تم سے

عشق ہو جاتا ہے کبھی چھوڑ کہ مت جانا مجھے یہ کہتے ساتھ ہی یلماز نے داریہ کے ہونٹوں پہ

ہونٹ رکھے اور اپنی شدتیں اس پہ بکھرنے لگا۔ جب وہ خود کو سیراب کر چکا تو پیچھے

ہوا آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے ابھی کچھ اور کیا تو تم برداشت نہیں کر پاؤ گی یہ کہہ کے وہ

داریہ کو شرمانے پر مجبور کر گیا اب جلدی سے باہر آؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ اوکے آپ

جائیں میں آ رہی ہوں

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ باہر آئی اس سے پہلے کہ یلماز پھر اپنے خوش کھو بیٹھتا وہ لوگ جلدی

سے گھر سے باہر نکلے۔ ویسے ہم کہاں جا رہے ہیں وہ بھی پیدل بتاتا ہوں ابھی تم ادھر رکو

میں آتا ہوں اوکے۔ یلماز چلا گیا اور داریہ ادھر روڈ کے پاس کھڑی ہو گی دس منٹ گزرنے

کے بعد بھی جب یلماز نہیں ایا تو داریہ کو رات میں اکیلے کھڑے ہونے سے ڈر لگنے لگا داریہ ادھر ادھر چلنے لگی اچانک سے اس کی ساڑھی اس کی ہیل میں اٹک گئی جیسے ہی وہ جھکی اگے سے ایک گاڑی ائی اور داریہ ہوا میں اچھل گئی۔یلماز جو کہ اس کے لیے ائسکریم لینے گیا تھا گاڑی کی اواز سن کے بھاگ کے ایا جب اس نے داریہ کو زمین پر گرے دیکھا اسے لگا جیسے اس کی دنیا سنورنے سے پہلے ہی اجڑ گئی ہو جانے کس کی نظر لگ گئی تھی ان کی خوشیوں کو۔یلماز بھاگ کہ داریہ کے پاس ایا جو کہ بے حوش ہو چکی تھی اور خون بہت بہہ رہا تھا داریہ آنکھیں کھولو میری جان آنکھیں کھولو یلماز داریہ نے آہستہ سے پکارا اہاں میں تمہارا یلماز آنکھیں بند نہیں کرنا داریہ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا یلماز نے ارباز کو کال کی وہ گاڑی لے کے ایا جلدی کرو ہسپتال لے کے چلو گاڑی ارباز ڈرائیو کر رہا تھا پیچھے یلماز نے داریہ کا سر اپنی گود میں رکھا تھا آنکھیں بند نہیں کرنی داریہ کوشش کرو بس ہسپتال پہنچنے والے ہیں ہم میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔داریہ کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں جلدی چلاؤ گاڑی یلماز چلایا۔جی بھائی بس پہنچ گئے یلماز داریہ کو اٹھا کے جلدی سے ہسپتال کے اندر چلا گیا ڈاکٹر ڈاکٹر یلماز چلا رہا تھا شاید وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا ہو بھی کیسے سکتا تھا اس کی دنیا اجڑ گئی تھی۔اسے اپریشن تھیٹر میں لے کے جانا ہو گا کیونکہ ان کا

بہت خون بہہ چکا ہے جو بھی کریں ڈاکٹر بس میری داریہ کو ٹھیک کر دیں جتنے پیسے لگتے ہیں لگائیں آپ دعا کریں ہمارا کام کوشش کرنا ہے بچانا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر یہ کہہ کے داریہ کو اندر لے گئے ارباز نے کبھی یلماز کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ تو پتھر دل تھا کبھی روتا نہیں تھا لیکن اسے کیا پتا تھا یہ دل بس داریہ کے لئے دھڑکنے لگا ہے ارباز کو سمجھ نہیں ایا کہ وہ اسے کیا کہے بھائی آپ دعا کریں انشاللہ داریہ ٹھیک ہو جائے گی ارباز اسے کہو مجھے چھوڑ کہ نہ جائے میں مر جاؤں گا ارباز یلماز رو رہا تھا اور ارباز میں ہمت نہیں تھی کہ وہ یلماز کو ایسے دیکھے ارباز نے یلماز کو گلے لگایا اور بس اتنا ہی کہہ سکا دعا کریں آپ بھائی۔ چھ گھنٹے ہو گئے اس کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ڈاکٹر نے کیا کہا ہے ارباز نے یلماز سے پوچھا۔ دیکھیں آپ دعا کریں اپریشن کامیاب ہو گیا ہے لیکن ان کے سر پر کوئی بھاری پتھر لگا ہے جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا ہے تو ہوش میں آنے کے ٪۶۰ چانس ہیں آپ دعا کریں اگلے دس گھنٹوں میں انہیں ہوش نہ آیا تو وی ار سوری ڈاکٹر کہہ کے چلے گئے اور یلماز اپنا دل بند ہوتا محسوس کر رہا تھا وہ داریہ کے کمرے میں گیا جہاں وہ بہت سی مشینوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ داریہ میری جان مجھے چھوڑ کہ مت جاؤ پلیز وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بول رہا تھا تم میرے ساتھ نہیں ہو نا تو میں خود کو دنیا کا سب سے

اکیلاانسان محسوس کر رہا ہوں تمہارے قدم میرے قدموں کے ساتھ نہیں ہیں تو میں خود کو معذور محسوس کر رہا ہوں اٹھو نہ میری جان میری حالت دیکھو تم کیسے مجھے چھوڑ کے جاسکتی ہو۔

بہت خون بہہ چکا ہے جو بھی کریں ڈاکٹر بس میری داریہ کو ٹھیک کر دیں جتنے پیسے لگتے ہیں لگائیں آپ دعا کریں ہمارا کام کوشش کرنا ہے بچانا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ڈاکٹر یہ کہہ کے داریہ کو اندر لے گۓ ارباز نے کبھی یلماز کو اس حالت میں نہیں دیکھا تھا وہ تو پتھر دل تھا کبھی روتا نہیں تھا لیکن اسے کیا پتا تھا یہ دل بس داریہ کے لئے دھڑکنے لگا ہے ارباز کو سمجھ نہیں ایا کہ وہ اسے کیا کہے بھائ آپ دعا کریں انشاللہ داریہ ٹھیک ہو جائے گی ارباز اسے کہو مجھے چھوڑ کہ نہ جائے میں مر جاؤں گا ارباز یلماز رو رہا تھا اور ارباز میں ہمت نہیں تھی کہ وہ یلماز کو ایسے دیکھے ارباز نے یلماز کو گلے لگایا اور بس اتنا ہی کہہ سکا دعا کریں آپ بھائ۔ چھ گھنٹے ہو گۓ اس کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ڈاکٹر نے کیا کہا ہے ارباز نے یلماز سے پوچھا۔ دیکھیں آپ دعا کریں اپریشن کامیاب ہو گیا ہے لیکن ان کے سر پر کوئ بھاری پتھر لگا ہے جس کی وجہ سے کافی خون بہہ گیا ہے تو ہوش میں آنے کے ٪۶۰ چانسس ہیں آپ دعا کریں اگلے دس گھنٹوں میں انہیں ہوش نہ آیا تو وی ار سوری ڈاکٹر کہہ کے چلے

گ ئے اور یلماز اپنا دل بند ہوتا محسوس کر رہا تھا وہ داریہ کے کمرے میں گیا جہاں وہ بہت سی مشینوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ داریہ میری جان مجھے چھوڑ کہ مت جاؤ پلیز وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بول رہا تھا تم میرے ساتھ نہیں ہونا تو میں خود کو دنیا کا سب سے اکیلا انسان محسوس کر رہا ہوں تمہارے قدم میرے قدموں کے ساتھ نہیں ہیں تو میں خود کو معذور محسوس کر رہا ہوں اٹھو نہ میری جان میری حالت دیکھو تم کیسے مجھے چھوڑ کے جا سکتی ہو۔

***

کیاااا کیسے ہوا سب داریہ کہاں ملی یلماز کو مجھے لے چلو ارباز داریہ اور یلماز کے پاس ارباز نے آغا جان کو سب بتایا اور اب وہ انہیں بھی ہسپتال لے کے جا رہا تھا آغا جان ہسپتال پہنچے تو یلماز کی ایسی حالت دیکھ کے ان کے قدم زنجیر ہوئے وہ ایک بار پھر یلماز کو پہلے کی طرح نہیں ہونے دے سکتے تھے یلماز بیٹا آغا جان یلماز ان کے گلے لگ کے رونے لگا بس میرا بچہ وہ ٹھیک ہو جائے گی تم اللہ سے مانگو پکا آغا جان اللہ مجھ سے میرے ماں باپ کی طرح داریہ کو تو نہیں چھیننے گا نہ نہیں میری جان تم اللہ پر بھروسہ رکھو انشاللہ وہ داریہ کو ٹھیک کر دے گا او کے آغا جان لیکن اگر اللہ نے اسے مجھ سے چھین لیا نہ پھر میں بھی اللہ سے ناراض ہو جا

ؤں گا اس وقت وہ کوئی تیس سال کا مرد نہیں بلکہ تین سال کا بچہ لگ رہا تھا اغا جان کو بہت تکلیف ہو رہی تھی یلماز کو اس حالت میں دیکھ کر اچھا اغا جان میں دعا کر کے آتا ہوں۔ار باز اغا جان کو داریہ کے کمرے میں لے کے گیا اغا جان نے داریہ کے سے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی پھر باہر اگ ۓ۔

اے میرے پروردگار مجھ سے داریہ کو نہ چھین پلیز اللہ جی میری سن لیں پلیز اللہ جی مجھے داریہ دے دیں میں اس کے بغیر جی نہیں پاؤں گا وہ دعا مانگ ہی رہا تھا کہ ارباز اندر آیا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا یلماز داریہ کو ہوش اگیا ہے یلماز بھاگ کے داریہ کے پاس گیا اور رونے لگا بہت رلایا ہے تم نے مجھے داریہ کیوں ایسے کیا کیوں مجھے چھوڑ کے جانے لگی تھی بولو داریہ مسکرادی اور شکر ادا کیا کہ اسے اتنا چاہنے والا کوئی ہے آغا جان بھی اندر اۓ ارباز بھی یلماز نے بتایا داریہ یہ میرے دادا جی ہیں اور یہ میرا چھوٹا بھائی ارباز داریہ مسکرا دی اغا جان اور ارباز باہر چلے گ ۓ تمہیں سر میں درد تو نہیں ہو رہا نہ داریہ نے ہاں میں سر ہلایا یلماز مسکرانے لگا تمہارے ہونے سے میں ہوں داریہ تم مجھے مکمل کرتی ہو یہ کہتے ہی یلماز نے داریہ کے سر پر پیار کیا ہم گھر کب جائیں گئں یلماز بس تم ٹھیک ہو جاؤ پھر ہی جائیں گیں ابھی تو ہماری شادی بھی ہونی ہے یہ سنتے ہی داریہ شرما گئ ارباز اندر ایا بھائی اب

آپ بھی کھانا کھالیں فریش ہو جائیں اور بھابھی آپ کیسی ہیں؟ میں ٹھیک ہوں دیور جی

یلماز فریش ہونے چلا گیا ارباز اور داریہ باتیں کرتے رہے۔داریہ کو اب وہ گھر لے ائے

اب داریہ مکمل ٹھیک ہو چکی تھی گھر ائے ہوئے بھی اسے ہفتہ ہو گیا تھا۔اغا جان نے سب

کو اپنے کمرے میں بلایا ہے ارباز یلماز کو بتانے آیا اوکے تم چلو میں آتا ہوں

داریہ،ارباز،یلماز تینوں اس وقت آغا جان کے کمرے میں تھے دیکھو بیٹا مجھے تم لوگوں

سے ضروری باتیں کرنی ہیں اغا جان نے بولنا شروع کیا داریہ بیٹی آپ کی بی جان چاہتی

تھیں کہ آپ کی شادی یلماز سے ہو اور میں بھی یہی چاہتا ہوں یہ بات سن کہ داریہ نے

یلماز کی جانب دیکھا اور یلماز نے داریہ کو آنکھ ماری جس کی وجہ سے وہ سر جھکا گی داریہ بیٹی

آپ بتاؤ آپ کی کیا مرضی ہے اغا جان جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔یلماز بیٹا اب تم بتاؤ تمہاری

کیا رائے ہے اس بارے میں اغا جان میں تو داریہ کے بغیر ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتا میری

طرف سے آج ہی رخصتی کروا لیں مجھے مسئلہ نہیں ہے یلماز کی ایسی بے باکی پر سب ہنس

پڑے۔ چلو پھر آج ۲۲ جون ہے ۲۵ جون کو تم لوگوں کا نکاح ہو گا انشاءاللہ۔اب تم لوگ

آپس میں نہیں مل سکتے داریہ بیٹی تم اسی گھر میں رہو گی اور یلماز تم اپنے فلیٹ میں رہو

گے نکاح سے پہلے میل ملاپ ختم۔یہ کیا بات ہوئی اغا جان یلماز فوراً بولا آپ کو تو پتا

ہے نہ میں داریہ سے دور نہیں رہ سکتا ہاں اسی لئے تو تم لوگوں کی شادی کروانے لگا ہوں اور میرا حکم تم سب کو ماننا پڑے گا ارباز یلماز کی حالت دیکھ کے ہنس رہا تھا۔ارباز اب تم یلماز کو فلیٹ میں لے جاؤ اب سے یہ وہیں رہے گا۔داریہ بیٹی تم اپنے کمرے میں جاؤ وکے اغاجان۔یلماز داریہ کو دیکھتا رہ گیا اور داریہ چلی گئ۔ چلیں بھائ آپ بھی یلماز بھی ارباز کے ساتھ نکل گیا۔

داریہ نے وضو کیا اور عشاء کی نماز ادا کی اس سارے وقت میں نماز پڑھنا تو وہ بھول ہی گئ تھی۔ نماز ادا کرکے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ایک آنسو اس کے ہاتھ میں گر گیا بی جان کاش اس خوشی کے موقع پہ آپ میرے ساتھ ہوتیں دعا مانگ کے وہ فارغ ہوئ تو فون دیکھا جس پہ ایک میسج آیا ہوا تھا آئ مس یو جسے پڑھتے ہی داریہ مسکرائ اور جواب لکھ کے بھیج دیا اور لیٹ گئ دوسری طرف جواب کا بے صبری سے انتظار کیا جارہا تھا فوراً میسج سین ہوا آرام سے سو جائیں جواب پڑھ کے یلماز نے دوبارہ میسج ٹایپ کیا لیکن تب تک داریہ سو چکی تھی

صبح اس کی آنکھ اغاجان کے دروازہ بجانے سے کھلی اسلام علیکم اغاجان و علیکم سلام میری بیٹی !

داریہ تم اس رشتے سے خوش ہو؟جی اغا جان میں خوش ہوں بیٹا زندگی میں کبھی بھی غصے میں کوئی فیصلہ نہ کرنا کیا ہوا ہے اغا جان بیٹا میں چاہتا ہوں تمہیں یلماز کے بارے میں سب پتا ہو اس کا معصوم یلماز سے ڈیمن بننے کا سفر آسان نہیں تھا داریہ غور سے ان کی بات سن رہی تھی

جب یلماز دس سال کا تھا اس کی سالگرہ والے دن یلماز کے ماما پاپا کی اگ میں جل کر موت ہو گئی تھی ایک بچے کے سامنے اس کے ماں باپ کا مرنا آسان نہیں ہوتا یلماز کافی ڈیپریشن میں چلا گیا بولنا کھیلنا سب بند کر دیا اس نے میرے سے بھی بہت مشکل سے کبھی لبھی بات کرتا تھا میرا دل خون کے آنسو روتا تھا یلماز کو ایسے دیکھ کے داریہ خاموشی سے بس سنے جا رہی تھی پھر ایک دن وہ سکول میں کسی کا سر پھاڑ کے اگیا سکول والوں نے اس کو سکول سے نکال دیا اس کے دل میں کیا ہوتا تھا وہ کسی کو نہیں بتاتا تھا پتا ہی نہیں چلا کب وہ یلماز سے ڈیمن بن گیا مجھے جب خبر ہوئی تب بہت دیر ہو چکی تھی یلماز نے ایک دن ایک آدمی کا قتل کر دیا وہ بھی اس لئے کہ وہ اپنی بیوی کو مارتا تھا تب ڈیمن صرف سترہ سال کا تھا اور ایک مہینہ وہ جیل میں رہا جیل سے باہر آنے کے بو وہ کافی بدل گیا مجھ سے باتیں کرتا تھا کافی مضبوط ہو گیا وہ ایسے ہی اب وہ ہر اس درندہ کے لیے ڈیمن ہے جو لڑکیوں کی عزت

نہیں کرتا دل کا وہ بہت اچھا ہے بیٹا اور تم سے بہت پیار کرتا ہے۔اب تم بتاؤ کیا ابھی بھی تم راضی ہو۔اغا جان کو پوچھتے ہوئے ڈر بھی لگا کہ اگر داریہ نے منع کر دیا تو۔جی اغا جان میں خوش ہوں اغا جان کے دل سے بوجھ ہٹ گیا۔جیتی رہو میری بیٹی وہ کمرے سے جا چکے تھے اور داریہ کے دل میں ڈیمن کے لئے محبت اور بڑھ گئ۔

**

یلماز جاؤ داریہ کو شاپنگ کروا کے لاؤ کل نکاح ہے تو تم دونوں آج ہی جاؤ اچھا اغا جان میں تیار ہو کے آتی ہوں داریہ اپنے کمرے میں جا چکی تھی دس منٹ بعد وہ باہر آئ چلیں یلماز بولا جی وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ گ ئے۔جی تو کہاں چلیں سب سے پہلے یلماز نے داریہ سے پوچھا کہیں بھی چلتے ہیں اچھا۔اب وہ دونوں ایک شاپنگ مال میں داریہ کا لہنگا پسند کر رہے تھے یہ والا یہ اچھا لگے گا تم پر یلامز نے اسے ایک لہنگا نکال کے دیا جو کی میرون کلر کا ہیوی لہنگا تھا اس شاپ کا سب سے پیارا لہنگا جاؤ ٹرائے کر کے آؤ ابھی؟ہاں نہ ابھی پہن کہ آؤ اچھا داریہ لہنگا پہننے چلی گئ باہر ائ تو یلماز دیکھتا ہی رہ گیا بیگم شادی سے پہلے اتنا پیارا الگنا ٹھیک بات نہیں نیت خراب ہو رہی ہے میری تم پر داریہ اس کی باتوں سے لال ہو گئ یلماز پاس گیا اور کان میں سر گوشی کی ابھی مت شرماؤ کل رات کو میری باہوں میں

شرمانا یلماز چپ کر جائیں یلماز ہنسا اوکے جی چپ کر جاتا ہوں کل بدلہ لوں گا تم سے۔میرا تو دل کررہا ہے ابھی ہی تم سے نکاح کرلوں اچھا میں چینج کر کے آتی ہوں وہ دونوں شاپنگ کر کے تقریباً پانچ گھنٹے بعد فارغ ہوئے اور گھر آگئے۔اور یلماز اپنے فلیٹ واپس چلا گیا اور کل کا بے صبری سے انتظار کرنے لگا اور خوشی کے مارے یلماز کو نیند بھی نہیں آرہی تھی سو جائیں بھائی سو جائیں ارباز بولا یار مجھے نیند نہیں آرہی جی سمجھ سکتا ہوں بیوی کو مس جو کر رہے لیکن کیا کیا جا سکتا ہے آرام سے سوئیں صبح تیار بھی ہونا۔۔

**

"مجھے تمہارا ساتھ زندگی بھر نہیں چاہیئے بلکہ
جب تک تم ساتھ ہو تب تک زندگی چاہیئے"

داریہ پالر گئی ہوئی تھی اسے ارباز نے لینے آنا تھا۔گھر میں بھی ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں تھیں جاؤ ارباز داریہ کو پالر سے لے آو اچھا آغا جان ابھی جاتا ہوں ارباز داریہ کو لینے چلا گیا یلماز بھی سٹیج پہ بیٹھ کے بس داریہ کا انتظار کر رہا تھا آنکھیں اسے دیکھنے کے لئے بیتاب ہو رہی تھیں۔داریہ پالر سے نکلی اور ارباز کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی بھابھی آج تو بھائی پکا گئے آپ کو دیکھ کے داریہ ہنس دی۔

گاڑی سے نکل کے داریہ کھڑی ہوئی یلماز اسے سٹیج پہ لے جانے کے لئے آیا داریہ نے یلماز کا ہاتھ پکڑا وہ دونوں سٹیج پہ جا رہے تھے۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مکمل لگ رہے تھے اب دونوں کا نکاح ہو رہا تھا یلماز بہت خوش تھا سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔

داریہ کمرے میں لہنگا پھلا کے بیٹھی تھی۔یلماز کمرے میں داخل ہوا داریہ کے پاس اکے بیٹھ گیا اس کا ہاتھ پکڑا اور ہاتھ پہ پیار کیا بیگم تم تو ابھی سے ہی شرما رہی ہو بعد میں تمہارا کیا حال ہو گا۔داریہ تم میری زندگی ہو مجھے تم سے بس وفا چاہیئے ہمیشہ میرے ساتھ رہنا تمہارے بغیر میں ادھورا ہوں۔میں آپ کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہوں گی۔یہ تمہاری منہ دکھائی یلماز نے ایک ڈائمنڈ کی رنگ داریہ کو پہنائی۔

یلماز نے داریہ کو خود کے قریب کیا اور اسے گلے لگایا مے ای؟ یلماز نے پوچھا داریہ شرم سے یلماز کے سینے میں منہ چھپا گئی۔یلماز داریہ کے ہونٹوں پہ جھکا داریہ کسمائی وہ خود کی پیاس دور کر رہا تھا۔اب وہ اس کی شہ رگ پر بائیٹ کرنے لگا اور اپنی شدتیں داریہ پہ بکھرنے لگا۔

" مجھے خبر نہ تھی اپنی خوش نصیبی کی

مجھے وہ ایسے ملا جیسے نور نظروں کو"

خوشیاں ان دونوں پہ مہربان رہیں اور آگے خوشیاں ان کی منتظر تھیں۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959